مصائب میں یا محمدؐ پکارنا

کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

از: شاہ محمد صاحب ربانی ۔ مکہ مکرمہ

اللہ احکم الحاکمین جو حیی و قیوم ہے کے ساتھ کسی نبی ولی کو پکارنا جو فوت ہو چکا ہو یا وہاں موجود نہ ہو، شرک ہے اور موجب عذاب الٰہی ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ (الشعرا ۲۱۳)

پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکار، ورنہ تو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ معلوم ہوا جو مصائب اور تکالیف میں یا پیر دستگیر پکارتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی کا وظیفہ کرتے ہیں یا علی مدد کہتے ہیں، یا محمد یا محمد کا ورد کرتے ہیں یہ شرک کرتے ہوئے عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ یہ ذہن نشین کر لیں کہ بیماری اور مصیبت میں یا علی یا محمد پکارنا اکبر الکبائر گناہ اور سراسر شرک ہے جو اللہ کبھی بھی معاف نہیں کرے گا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول سب سے بڑا گناہ کون سا ہے اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ۔ اللہ کے برابر تو کسی کو پکارے۔ حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔

آمدم بر سر مطلب۔ کس قدر افسوس ہے کہ ایک مسجد کے خطیب اور بارانی زرعی کالج راولپنڈی کے پروفیسر طالب الرحمن ہیں اور نہایت افسوس ہے کہ کراچی کی جدید جماعۃ المسلمین کے امیر اور حزب اللہ کے امیر کے مشیر ڈاکٹر عبداللہ دامانوی ہیں جو رئیس المحدثین امام بخاریؒ پر جہالت کے سبب فتویٰ لگاتے ہیں۔ کہ پاؤں سن ہونے پر (بیماری کے وقت) کوئی یا محمد کہے تو پاؤں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ ان دونوں کی حماقت اور جہالت ہے۔ امام بخاریؒ پر تہمت ہے ان دونوں کو چاہیے کہ توبہ کریں اور تحریری طور پر اپنی کتابوں کی تردید کریں۔

پروفیسر طالب اپنی کتاب تعویذ کی شرعی حیثیت ص ۶۱ پر لکھتے ہیں:۔ امام بخاری بھی پاؤں سن ہونے پر یا محمد کہنے کو صحیح تسلیم کرتے ہیں کہ یہ قول عام ہے آج بھی کوئی (پاؤں سن ہونے پر) کہہ سکتا ہے یا محمد حالانکہ یہ شرکیہ پکار امام بخاریؒ پر تہمت ہے۔ عبداللہ دامانوی جو دیوبندی قسم کا مسلک ہے اپنی کتاب الدین الخالص ج ۲ ص ۱۲ پر اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے امام بخاری پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ امام بخاری اس بات کے قائل ہیں کہ جب کسی کا پاؤں سن ہو جائے تو یا محمد کہے اس کے کہنے سے اس کا پاؤں ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر تو جماعت بریلویہ کے شاعر صحیح کہتے ہیں جو اہل حدیث کو سنا کر کہتے ہیں۔

اساں یا محمد کہنا ایں ۔۔ وہابیاں سڑ دیاں رہنا ایں

دراصل یہ دونوں بریلویت ترک کر کے اہلحدیث کے قریب پہنچے ہیں لیکن ابھی تک ان کے اندر شرک کے جراثیم پرورش پا رہے ہیں۔ اور تقلید کی بیماری سے مکمل طور پر شفا حاصل نہیں کر سکے اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحیح مسلم اور اہلحدیث بننے کی توفیق نصیب فرمائے امام بخاری پر تہمت لگانے والے غور کریں۔

پاؤں سن ہونے پر یا محمد پکارنا، یہ روایت صحیح بخاری میں ہرگز نہیں۔ یہ روایت ادب المفرد کی ہے اور وہ صحیح نہیں سبب اسانید کا دارومدار اسحاق السبیعی پر ہے۔ اس کا حافظہ آخر میں بدل گیا تھا۔ محدثین کے نزدیک ایسے شخص کی حدیث معتبر نہیں۔ دوسری سند میں غیاث بن ابراہیم ہے اور وہ جھوٹا اور کذاب ہے قال یحیی مرۃ کان کذابا یحیی نے اس کو ایک مرتبہ کذاب کہا ہے (کتاب الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج ۲ ص ۲۴۳)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ خود اس کو متروک الحدیث کہتے ہیں۔

پروفیسر طالب اور عبداللہ دامانوی بھی خوب جانتے ہیں کہ یہ روایت صحیح نہیں۔ نیلی تعویذ فروشوں کی حمایت اور ڈاکٹر عثمانی حنفی کی تردید کرتے ہوئے خود بھی صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہیں اللہ کریم کو عقل سلیم عطا فرمائے

○